السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی اور میرے باپ کا آپس میں اختلاف ہوگیا' جس کی وجہ سے میرے باپ نے مجھ سے اصرار کے ساتھ یہ مطالبہ شروع کردیا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں ورنہ وہ (میرا باپ) مجھ سے روز قیامت تک بری (اور الگ) ہے' تو کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں حالانکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ ہی میرے حق میں کوئی کوتاہی کی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح اکثر ہوتا ہے اور پھر بعد میں صلح ہوجاتی ہے اور دونوں فریق ہوجاتے ہیں اور پھر وقت گزر جانے کے بعد ہر ایک ندامت کا اظہار کرتا ہے' لہذا اپنی بیوی کو طلاق دینے میں جلدی نہ کریں بلکہ آپ کے والد ساتھ نامناسب رویہ پر سرزنش کے طور پر میکے بھیج دیں اور پھر اپنے باپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ بیوی کی طرف سے معذرت کریں اور انہیں معافی اور درگزر کی ترغیب دیں تاکہ وہ اپنے مطالبہ سے رجوع کرلیں۔ اگر بیوی نے کوئی گناہ یا کوتاہی نہ کی ہو تو پھر اپنے باپ کے کہنے پر اسے طلاق نہ دیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص232

محدث فتویٰ